مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے والحمد للہ

قادیان ۳۰ ماہ ظہور۔ کل ساڑھے نو بجے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز عید حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے باغ میں پڑھائی۔ اور مختصر سا خطبہ دیا۔ دار الرحمت کے احباب نے عیدگاہ میں نماز عید پڑھی۔ جو چودھری غلام حسین صاحب اوورسیر نے پڑھائی۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت چند روز سے زیادہ خراب ہے احباب دعا کریں

جلد ۳۴ | ۳۱ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۳ شوال ۱۳۶۵ھ | ۳۱ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰۳

قادیان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی اشتعال انگیزی

۱۳ اگست کو مرکز احمدیت میں بعض مخالفین سلسلہ نے ایک جلسہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کو ہو ناپاک اور گندی گالیاں دیں۔ اور احمدیوں کی دلآزاری اور رنج کا باعث ہوئے اس کے متعلق ہم نے ۲۰ اگست کے پرچہ میں ذمہ دار حکام کو توجہ دلائی تھی۔ اور لکھا تھا کہ اگر جماعت احمدیہ کے بھی کوئی حقوق شہریت ہیں تو وہ ہمیں ملنے چاہئیں ہاں اگر ایسا نہیں۔ تو ہمیں صاف بتا دیا جائے کہ خواہ تمہارے ساتھ کتنا ظلم ہو اور کتنی ناانصافی برتی جائے۔ تمہیں حکومت سے کسی قسم کی دادرسی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ اس صورت میں ہمیں کوئی گلہ نہ ہوگا۔

ہم نے یہ سطور انتہائی درد کے ساتھ لکھی تھیں۔ اور اس امید کے ساتھ کہ ذمہ دار حکام ہماری مظلومیت سے ضرور متاثر ہوں گے۔ اور ان کی حاکمانہ نگاہ اس تکلیف اور دکھ کا اندازہ کر سکے گی۔ جو باوجود عظیم اکثریت میں ہونے کے اور باوجود اس کے کہ قادیان ہمارا مرکز ہے ہمیں قادیان میں پہنچایا جا رہا ہے۔ اور وہ اس کے ازالہ کی طرف توجہ فرمانے کی ضرورت محسوس کریں گے

مگر افسوس ہماری یہ سب امیدیں اور تمام حسن ظنی غلط ثابت ہوئی۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کی دادرسی کا سوال ہے۔ اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ البتہ اس عرصہ میں ہماری اس رائے کی تصدیق پھر ایک بار ہو گئی۔ کہ بعض فتنہ پرداز اور غیر ذمہ دار لوگ اپنی خاص مصلحتوں اور خود غرضیوں کے پیش نظر قادیان کی فضا کو مسموم کرنے اور یہاں بدامنی پیدا کرنے کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ ۲۸ اگست کو پھر ان فتنہ پردازوں نے اسی جگہ یعنی مسجد شیخاں قادیان کی چھت پر چڑھ کر وہی اشتعال انگیزی کا طریق اختیار کیا۔ جو ۱۳ اگست کو کیا گیا تھا۔ پھر اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بزرگان اور کارکنان سلسلہ کو ایسی فحش گالیاں دیں۔ کہ جبیں شرافت ندامت سے عرق آلود ہو گئی۔ ان لوگوں کی بدزبانی اور ان کے دلی مقاصد اور ناپاک ارادوں کا اظہار اس جلسہ کی تقریروں کے حسب ذیل اقتباسات سے بخوبی ہو سکتا ہے

"قادیان کی فضا پھر چاہتی ہے کہ قتل و غارت کا بازار گرم کیا جائے"۔ "یہاں فرعونیت برسر اقتدار ہے"۔ "یہاں پر رشتہ داریاں اور منصوبہ بازیاں ہوتی ہیں"۔ "چالاک مرزا غلام احمد" "قادیان کی زمین پھر خون کی پیاسی ہے"۔ "حسن بن صباح کی طرح سکیمیں بنتی ہیں" "تم میں انسانیت بھی نہیں"۔ "تم کوئی شریف آدمی بھی نہیں ہو"۔ "ایسے صحابی اور نبی ہیں کہ جھٹ مر جاتے ہیں"

"ہم تو چاہتے ہیں کہ احرار کا کوئی والنٹیر مار ڈالے" "تم جواہر لال کے بوٹ چومتے ہو"۔ "محمود تجھ کو فرعونی قوتوں پر ناز ہے مگر آخر فرعون غرق ہوا۔ اور نمرود کا کیا انجام ہوا۔ تجھ کو بھی زیادہ دیر ڈھیل نہیں دی جا سکتی"۔ "ہر مقتول کا قاتل محمود ہے"۔ "میاں محمود نے باغیانہ طور پر اپنے مریدوں کو قتل کی تعلیم دی ہے"۔ "یزید کی طرح خلیفہ محمود برسر تسلط ہے"۔ "اگر خلیفہ محمود اور اس کے اوباش مزاج کارکن اس تحریک کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو قادیان کا کوئی مرزائی نہ بچے گا"۔ "یہاں زنا سے لے کر خون ناحق تک گریز نہیں کیا جاتا ہے"۔ "خلیفہ محمود نے خود قتل کی سکیمیں پیش کیں"۔

یہ وہ خوش بیانی ہے جو کچھ عرصہ سے آٹھ دس روز کے بعد مسلسل قادیان میں کی جاتی ہے۔ حکام کے پاس ان تقریروں کی رپورٹ نہ پہنچنے کی کوئی وجہ نہیں سوائے اس کے کہ حکومت کے نمائندے دیانت داری سے کام نہ لیتے ہوں۔ اگر کوئی شخص ننکانہ صاحب یا ترن تارن جا کر سکھ گوروؤں کے متعلق یا بنارس اور متھرا میں ہندو رشیوں کے متعلق بھی اس قسم کی زبان درازی کرے۔ جیسی مرکز احمدیت میں جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے متعلق کی جاتی ہے۔ تو کیا حکومت اسی سکون قلب۔ اور بے حسی کے ساتھ اسے بھی سنے گی ہرگز نہیں۔ اس کی مشینری فوراً حرکت میں آ جائے گی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے۔ کہ اگر وہ خاموش رہی تو سکھ اور ہندو خاموش نہیں رہیں گے اور وہ ہر قیمت پر اس سلسلہ کو روک کر رہیں گے۔ لیکن احمدیوں کے متعلق اسے خوب معلوم ہے۔ کہ قانون شکنی ان کے مذہبی عقائد کے خلاف ہے۔ اور احمدی ایسے مظاہر سے بھی ہمیشہ مجتنب رہتے ہیں۔ جو بالعموم فرقہ وارانہ فسادات پر منتج ہوتے ہیں۔ بس یہی فرق ہے دونوں پوزیشنوں میں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی یہ سننے میں نہیں آیا کہ سکھوں یا ہندوؤں کے کسی بھی مقدس مقام پر کسی نے ان کے کسی معمولی لیڈر کے خلاف بھی لب کشائی کی جرأت کی ہو۔ جبکہ مرکز احمدیت میں معمولی حیثیت کے لوگ جن کو کوئی معقول انسان مونہہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ کے ان واجب الاحترام بزرگوں کے بارہ میں جن کی عزت و ناموس کو دنیا کے چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی جماعت کے افراد اپنی عزیز سے عزیز شے سے بھی عزیز تر سمجھتے ہیں،

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایسی بے باکی اور ایسی جسارت کے ساتھ گندہ دہنی اور اشتعال انگیزی کرتے ہیں کہ گویا یہاں انہی کی حکومت ہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہ صورت ایسی نہیں کہ جس پر ذمہ وار حکام فخر کر سکیں۔ یہ جماعت احمدیہ کی شرافت اور امن پسندی سے ناجائز فائدہ اٹھانے والی بات ہے۔ پس اگر ذمہ وار حکام سن سکتے ہیں۔ اور وہ اپنی ذمہ واری اور فرائض کو سمجھنے کی اہمیت رکھتے ہیں۔ تو انہیں اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ہندوستان اس وقت نہایت ہی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اور جو افسر کسی وجہ سے کسی ایسی بات کو گوارا کرتا ہے۔ جو کسی جگہ کے خرمنِ امن کے لئے نقصان رساں ہوسکتی ہے۔ وہ کسی صورت میں فرض شناس اور ملک و ملت کا دوست نہیں سمجھا جا سکتا۔

ہم اس موقعہ پر مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور اس وقت جبکہ مسلمانوں کو کم از کم سیاسی لحاظ سے متحد ہو کر رہنے کی ضرورت ہے۔ اندرونی تفرقہ کا بیج بونے والوں کے ہاتھ کو روکیں۔ جو درحقیقت دشمنوں کے ہاتھوں پر کھیل رہے ہیں۔ ورنہ خدا نہ کرے۔ مسلمانوں کا وہی حال ہوگا۔ جو ایسی عمارت کا ہؤا کرتا ہے۔ جس کے باہر دشمنوں کی عداوت کی آگ ہو۔ اور اس کے اندر نادان دوستوں کی تفرقہ انگیزی کی آگ۔

تحریک جدید کی دوسری فہرست دعا ۷ ستمبر کو پیش ہوگی

تحریک جدید کے مجاہدوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ کسی کام کے لئے تحریک جدید کی طرف سے جو تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق عین اس تاریخ پر عمل درآمد کر دیا جاتا ہے۔ تا جماعتوں کی صحیح تربیت ہو سکے۔ اور وہ بھی وقت کی پابندی کرنا سیکھیں۔ چنانچہ ۲۹ ؍ رمضان المبارک کی جو تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اس کے متعلق ۲۸ ؍ رمضان المبارک تک کی ایک فہرست حضور کی خدمت میں ڈلہوزی ارسال کر دی تھی۔ تا ۲۹ ؍ رمضان المبارک کے دن حضور سے پیش ہو جائے۔ اور جن کے وعدے یا اطلاع ٹھیک ۲۹ ؍ رمضان المبارک کو ملے تھے۔ ان کی بھی ایک فہرست بذریعہ تار ۲۹ ؍ رمضان المبارک کے دن حضرت امیر المومنین کے حضور ارسال کی گئی تھی۔ اس کے بعد ۳۰ ؍ رمضان المبارک اور آج عید کے دن بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں رقوم بذریعہ بیمہ۔ چک یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے کی اطلاع ہے۔ چونکہ ایسے احباب جو ۲۹ ؍ رمضان المبارک تک مقامی جماعت میں ادا کر چکے یا منی آرڈر وغیرہ کر چکے ہیں۔ ان کے منی آرڈرز بعد کی کسی تاریخ کو مرکز میں موصول ہوں۔ یا وہ جو ستمبر کے پہلے ہفتہ میں روپیہ ارسال کریں۔ ایسے تمام احباب کی دوسری فہرست ۷ ؍ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس لئے دفتر اول کے بارھویں سال یا دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہد پوری کوشش فرماویں۔ کہ ان کے وعدے بہرحال ۷ ؍ ستمبر کی شام تک مرکز میں سو فی صدی داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے

دفنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواستہائے دعا

(۱) خان فضل الٰہی صاحب دارالرحمت ایک ہفتہ سے شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ (۲) شمشاد احمد صاحب عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) محمد ابراہیم صاحب ابن شیخ الٰہی بخش صاحب دارالرحمت عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرماویں۔

رفتار بیعت میں ترقی کس طرح ہوسکتی ہے

ہندوستان میں احمدیت کی ترقی کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ اوسط ترقی اڑھائی ہزار سے تین ہزار افراد سالانہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ رفتار ہمارے مقصد کے پیش نظر بہت ہی سست ہے۔ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ہم جلد سے جلد ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت پر قائم کر دیں۔ لیکن موجودہ رفتار تو ایسی ہے کہ اگر اسی پر ہم قناعت کئے بیٹھے رہیں۔ تو صرف ہندوستان کو ہی احمدیت پر قائم کرنے کے لئے عمر نوح درکار ہے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حالات کا جائزہ لیں۔ اور وہ راہ اختیار کریں۔ جس سے احمدیت جلد جلد پھیلنے لگے۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت مفید تدبیر جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد مرتبہ بیان فرمایا ہے۔ یہ ہے کہ احمدی افراد اور احمدی جماعتوں کو حرکت کرنی چاہیئے۔ اس بنیادی ہدایت کو ہمیں اپنے انفرادی اور اجتماعی تبلیغی پروگرام میں ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اب حال یہ ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں اور اکثر افراد اپنی موجودہ حالت پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ نہ فرد اور نہ انجمن اپنے ماحول میں حرکت کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ بعض جماعتوں پر دو دو سال گذر چکے ہیں۔ مگر ان کے ذریعہ کوئی نئی بیعت نہیں ہوئی۔

اگر ایسی انجمنیں حرکت کرتیں۔ اور اپنے شہر یا گاؤں کے تبلیغی حالات معلوم کرتیں اور اپنے شہر یا گاؤں کے اردگرد کے دیہات میں بھی باقاعدہ آمد و رفت رکھتیں۔ اور وہاں کے تبلیغی حالات کا بھی جائزہ لیتیں۔ تو انہیں یقیناً کئی ایک طالب حق مل جاتے۔ تھوڑی سی تبلیغ کے بعد احمدی ہو جاتے۔ خدا تعالےٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بشارت لوگوں کو وحی کے ذریعہ دے رہا ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ انجمنیں صحیح معنوں میں ایسے لوگوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر ناکام رہیں۔

کوتاہی یقیناً ہماری ہے۔ اگر ہم اجتماعی طور پر تبلیغ پر قائم ہو جائیں۔ تو سالوں کا کام دنوں میں ہو سکتا ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں یہ حرکت کی صفت نمایاں نظر آتی ہے۔ ہم انہیں قیدیوں کی طرح گھر میں بیٹھے ہوئے نہیں دیکھتے بلکہ کبھی وہ ہمیں شام میں نظر آتے ہیں تو کبھی ایران میں۔ کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں ہیں۔ تو کبھی اٹلی اور صقلیہ کے گنجان آباد شہروں میں۔ ابن بطوطہ کا نام سیاحت کے لئے مشہور ہے۔ آپ اندلس سے چلے افریقہ کے ممالک کا دورہ کرتے ہوئے اور مڈل ایسٹ میں سے ہوتے ہوئے ایران آئے۔ ایران سے افغانستان اور افغانستان سے ہندوستان آئے۔ اور پھر ہندوستان سے چین پہنچے۔ اور پھر اپنے ملک واپس جا کر اپنے مشاہدات پر کتاب لکھی۔ نئے نئے مقامات کے حالات دیکھنا صرف ابن بطوطہ کا ہی خصوصیت نہ تھی۔ بلکہ مسلمان قومی حیثیت میں اس صفت سے متصف تھے۔ وہ نئے نئے مقامات کے حالات دیکھتے تھے۔ اور مشاہدات کی بنا پر تبلیغی لحاظ سے مناسب کارروائی کرتے تھے۔ نئے نئے مکانات کے حالات دیکھنے اور تبلیغ کرنے کا شوق اتنا تھا کہ بعض مسلمان محض کشتیوں کے ذریعہ ہزاروں میل کا خطرناک سمندری سفر طے کر کے امریکہ پہنچے۔ اور پیغام حق سنایا۔ پس یہی روح ہمیں پیدا کرنی چاہیئے۔ ہمیں نئے نئے مقامات کا دورہ کرنا چاہیئے۔ اور ایسے مقامات اور ایسے لوگوں کا کھوج نکالنا چاہیئے۔ جہاں احمدیت جلدی پھیل سکتی ہے۔ اگر ہر احمدی انجمن اپنے شہر یا گاؤں کے اردگرد کے ۲۵ دیہات کے تبلیغی حالات کا مشاہدہ کر کے مستقل تبلیغی مہم قائم رکھے یعنی متواتر تبلیغی وفود بھجواتی رہے۔ اور ان وفود کے کام کی نگرانی رکھے۔ تو رفتار بیعت پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ جو انجمن اس طرح تبلیغ کرے گی۔ وقتاً فوقتاً مرکزی مبلغوں کے ذریعہ بھی

عرشہ جہاز پر سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا خط

احمدیہ مشن لنڈن کے شاندار تبلیغی کارنامے

مکرم مولوی صاحب کے مکتوب کی ایک قسط ایک گزشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے جس میں مولوی صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف کے متعلق بعض اہل علم اصحاب کی آراء کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے آگے ملاحظہ فرمایئے۔ (ایڈیٹر)

مکرم مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مسٹر جے ڈی ٹرنر ومبلڈن نے لکھا "آپ کی کتاب نہایت ہی دلچسپ ہے۔ میرا ومبلڈن بورو نیوز میں ایک خط چھپا ہے آپ مجھے اشتہار کی ایک درجن کاپیاں بھیجدیں جو میں ان مقامات پر بھیجونگا جنہیں اس سے دلچسپی ہے"۔

ایک احمدی انگریز نے لیڈز شہر سے لکھا "میں بازار میں جا رہا تھا کہ ایک شخص نظر آیا جس نے ایک تختی لٹکائی ہوئی تھی۔ جس پر یہ الفاظ لکھے تھے "خداوند یسوع پر ایمان لاؤ" میری اس سے ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ وہ اس امر میں کہ مسیح صلیب پر انتقام ترود ہو گیا۔ اس نے کہا میں بائیبل پڑھونگا۔ اور پھر آپ کو بتاؤنگا۔ اس لئے مجھے بھی اس کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ نہیں کہہ سکتا کہ کبھی وہ ہماری طرف آجائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ میری اسلام کے لئے پہلی فتح ہوگی۔ کچھ بھی ہو میں لیڈز کے لوگوں کو سچے مذہب کی طرف لانے کے لئے کوشش کرتا رہونگا میں جانتا ہوں کہ یہ ایک دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنا ہے۔ لیکن ایک دن تو اس پر چڑھ ہی جاؤنگا۔ آپ اشتہار قبر مسیح چند نسخے اور بھیجدیں"

برڈ فیلڈ شہر سے ایلیٹ روز نے اشتہار پڑھ کر لکھا۔ "مسیح کی قبر کے کشمیر میں ہونے کے متعلق مزید ..... کا از حد خواہشمند ہوں۔ یہاں اور لوگ بھی ہیں۔ جو اس نئی موومنٹ اور احمد کے دعوے کے متعلق سننے کے خواہاں ہیں۔ کہ وہ مسیح ہو کر آئے"

مسٹر موری کلیمنٹس نے اشتہار پڑھ کر لکھا کہ مجھے اس مضمون سے نہایت دلچسپی ہے اور میں نہایت ممنون ہونگا۔ اگر مجھے مزید معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ اور اس کے متعلق جو لٹریچر آپ کے پاس ہو۔ وہ ضرور بھجوادیں۔

مس ہاپ کرافٹ نے لکھا۔ میں نے آپ کا اشتہار پڑھا ہے۔ کیا آپ احمد کو مسیح کا دوبارہ مجسم مانتے ہیں۔ یا مسیح کو فانی خیال کرتے ہیں۔

مس میرین روسکو نے اشتہار پڑھ کر دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے مزید معلومات چاہیں۔ جب کتاب بھیجی گئی۔ تو اس نے پڑھ کر تسلی کا اظہار کیا۔ جس پر اسے اسلام وغیرہ کتب بھیجی گئیں۔ اور ان کے مطالعہ کے بعد وہ مسلمان ہو گئیں۔

مسٹر آر ڈی ولنسر نے لکھا کہ اس نے اشتہار سے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا مگر آج اسے پڑھنے کا اتفاق ہوا یہ تھیوری کہ مسیح فی الواقعہ صلیب پر نہ مرے تھے میرے لئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوئی۔ میں اس اہم مضمون پر مزید معلومات چاہتا ہوں۔ اگر اس موضوع پر اور لٹریچر ہو تو ضرور بھیجیں ممنون ہونگا۔ اسی طرح مسٹر پائل ہنگ نے لکھا۔ کہ میں بے تابی سے مزید معلومات کا منتظر ہوں

مسٹر پال اے ڈینیلز نے اشتہار پڑھ کر مزید معلومات کا مطالبہ کرتے ہوئے مجھے لکھا کہ اس میں مجھے صداقت معلوم ہوتی ہے۔ جب کتاب بھیجی گئی تو انہوں نے لکھا کہ یہ کتاب ایسی ہے کہ جسے پڑھ کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس میں پیش کردہ نظریہ حق ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ یہ حق ہے۔ پھر دوسری کتابیں پڑھ کر وہ اسلام لے آئے۔ نیز ان کی بیوی بھی بعد میں مسلمان ہو گئیں۔

مسٹر ووڈلینڈ نے کتاب پڑھنے کے بعد لکھا۔ میں نے کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے یہ نظریہ لائق قبول معلوم ہوتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جسے تسلیم کرنا پڑتا ہے میں پرائیویٹ ڈسکشن کے لئے ضرور آؤنگا

بہت سے لوگوں نے سائیکل نیوز پرچہ کو پڑھ کر خطوط لکھے۔

ایک کالج سٹوڈنٹ نے لکھا میں نے اور میرے دوست نے احمد آف قادیان کے دعوے کو کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ معلومات حاصل کرنے کے بہت مشتاق ہیں۔ ہم تو بغیر تحقیق کے یہی مانتے چلے آئے ہیں کہ مسیح کی قبر فلسطین میں ہے۔ اور یہ کہ وہ آسمان پر چلے گئے تھے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ کشمیر پہنچے اور وہاں وفات پائی۔

ایسے خطوط اور انکو ائریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ متفکر عیسائی ان عقائد سے جو مسیح کی صلیبی موت اور ان کے آسمان پر جانے کے متعلق ہیں بیزار ہو چکے ہیں۔ اور ان کے دل میں پریشانی ہے۔ اور اطمینان کی کوئی صورت چاہتے ہیں۔ چنانچہ لارڈ بلبنزبرگ نے خود ہی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا۔ یہ بات کہ مسیح صلیب پر مر گئے۔ اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے۔ اس سے دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اور دوسری طرف نہ ہی یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر آسمان پر نہ گئے تھے۔ تو پھر کس جگہ گئے۔ جب مکرم برادرم چودھری صاحب نے انہیں اپنا نظریہ بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ بات قابل تسلیم ہے۔ اور اس سے دل بھی مطمئن ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ اس مسئلہ کے ثابت کرنے سے ایک تو عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دوسرے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی حقانیت عالم عیسائیت پر ثابت ہو جائے گی۔ اور یہ ایک ہی بات ایسی ہوگی۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے متعلق لوگوں میں تحقیق کی خواہش پیدا ہوگی تب انہیں معلوم ہو گا۔ کہ آپ کی بعثت خدا تعالےٰ کی طرف سے عین وقت پر ہوئی تھی۔ اور اگر ایسے وقت میں آپ کو مبعوث کر کے کسر صلیب کا سامان نہ کیا جاتا تو تمام لوگ دہریہ ہو جاتے۔ اس لئے مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس وقت تک۔ لنڈن میں میرے عرصہ قیام کو لمبا کر دیا کہ میں اس کام کی موثر رنگ میں ابتدا کرتا فالحمد للہ

جب ایک لاکھ اشتہار تقسیم ہونا شروع ہوا تو پادریوں نے مخالفت شروع کی ان میں سے بعض نے کاغذ کنٹرول کے محکمہ میں یہ شکایت کی۔ کہ ایک لاکھ اشتہار چھپوانے کیلئے کیسے اجازت دی گئی۔ کنٹرولر نے مجھے خط لکھا۔ کہ یہ کس مطبع میں اشتہار چھپوایا گیا ہے اور کتنی تعداد میں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ یہ اشتہار ۱۹۳۹ء میں ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا لیکن جنگ کے شروع ہو جانے کی وجہ سے تقسیم نہیں کیا گیا تھا۔ اور اب تقسیم کیا جا رہا ہے۔

جب یہ اشتہار ختم ہو گیا۔ تو آمدہ خطوط کی بناء پر میں نے پہلے اشتہار کا خلاصہ مضمون دیتے ہوئے چند مخالف و موافق خطوط کے اقتباسات دیکر چرچ کو چیلنج دیا۔ اور اگر وہ اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہیں۔ تو ہم ہر وقت بحث کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اس کی اجرت چھپوائی میں سے عزیزم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے چھ پونڈ کی رقم عطا فرمائی۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اس اشتہار کی تقسیم پر بھی بہت اشخاص نے خطوط لکھے۔ اور کتاب "مسیح نے کہاں وفات پائی" کا مطالبہ کیا۔ ایک انگریز نے ایک پادریوں کی سوسائٹی کو خط لکھا کہ مجھے یہ اشتہار ملا ہے۔ اور لیڈر نہ ان سے مباحثہ کیا جائے۔ اسے جواب دیا گیا۔ کہ ہمارے پاس اور بھی بہت سے خطوط اسی مضمون کے ملے ہیں۔ جن پر غور کیا جا رہا ہے بہر حال کسی کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

پھر فتح کا دن منوانے کے لئے لنڈن میں خوب تیاریاں کی گئیں۔ اس تقریب پر ہم نے ایک اشتہار "اسلام کی فتح" کے عنوان سے پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوایا۔ جسے ایک کینیڈین نے جو ایئر فورس میں ہے پڑھا اور خط لکھا۔ جس پر اسے اسلام اور دوسرے رسائل بھیجے گئے جنہیں پڑھ کر اس نے اسلام قبول کیا۔

جن اخبارات اور رسائل نے میری کتاب کا ذکر کیا۔

... نے لکھا کہ یہ کتاب نہایت غور و ... مرتب کی گئی ہے۔ پادریوں نے ... لوگ جو بائبل سے اچھی طرح واقف ... ہیں ... سے دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ اور اسے ... نہایت غور و خوض سے مرتب کیا ... قرار دیا۔

... ایک اور مفید کام سرانجام دیا گیا۔ وہ ... سوسائٹیوں کو دعوت اور مبلغین کا یورپ کے ... ممالک میں بھیجنا تھا۔ اگرچہ خوراک وغیرہ ... پابندیاں عاید تھیں۔ وہ بدستور قائم ہیں۔ ... تنگی پہلے سے بھی زیادہ ہیں۔ لیکن باوجود ... سال بہت سی سوسائٹیوں اور کلبوں کے ممبر مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ جنہیں ٹی پارٹی ... دی۔ اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ ... لٹریچر بھی دیا گیا۔ ان میں سے ایک لنڈن فوکلور کلب کی پارٹی آئی۔ جو چالیس پچاس اشخاص پر مشتمل تھی۔ نیز پٹنی لٹریری اینڈ ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے پچیس ممبر تشریف لائے۔ جنہیں ایڈریس دیا گیا۔ اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ہندوستان میں سیاسی اختلاف کی وجوہات بیان کیں۔ اس سوسائٹی کو بلانے سے ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ تمام اپنے علاقہ کے معزز اشخاص کو ہماری جماعت کی ہمیت اور مسجد کا علم ہوا۔ اسی طرح لنڈن ایکسپلورر کلب کے تیس چالیس ممبر آئے۔ علاوہ ازیں ... انڈیا کرکٹ ٹیم کو ریسپشن دیا گیا۔ جس میں مہاراجہ آف ... نڈز ورتھ اور ایڈمین ... وغیرہ نے بھی ... شمولیت کی۔ جس سے لوکل اتھارٹیز سے تعلقات مستحکم ہو گئے۔ پھر انڈسٹریل اور کمرشل ڈیلیگیشن حیدرآباد سے لنڈن آیا۔ جس میں حکومت حیدرآباد ... وزراء بھی شامل تھے۔ انہیں ریسپشن دیا گیا۔ ... پر بھی ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی کا بہت ... اچھا اثر ہوا۔ پھر اٹلی۔ فرانس۔ سپین مشن کے ... مبلغین کو ... الوداعی پارٹیاں دی گئیں۔ اور ان ... تقریبوں کی رپورٹیں لوکل اخبارات میں شائع ... ہوئیں اور رائٹر نے دوسرے ممالک کو بھیجیں۔ غرضیکہ ... سال بہت سے مواقع ایسے پیدا ہوئے جن ... ہماری مسجد اور جماعت کی شہرت ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری واپسی سے چند روز ... قرآن مجید کے سات زبانوں میں تراجم کا کام ختم ... ہو گیا۔ اور سات زبانوں میں تراجم مکمل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ علاوہ ازیں ایک کام جو لنڈن مشن کی ضروریات کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ وہ ... میلر وز روڈ ... جو ہمارے ساتھ والے دو مکان کا ... قبضہ میں آجانا ہے۔ جب اسے خرید لیا گیا تو میونسپلٹی نے خاص جنگی ریگولیشنز متعلقہ مکانات کے ماتحت اسے خالی پاکر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور اسکی مرمت شروع کر دی۔ اور بغیر مرمت کئے وہ ناقابل رہائش تھا۔ اور مرمت پر جیسا کہ ہمیں اندازہ دیا گیا تھا۔ آٹھ سو اٹھ ہزار پونڈ کے درمیان خرچ آتا تھا۔ علاوہ ازیں تمام مزدور گورنمنٹ کے ہاتھ میں تھے۔ ہمارے لئے اسکی مرمت کروانا ناممکن تھا۔ میونسپلٹی نے اسکی چار پانچ ماہ میں مرمت کروائی اور ہمیں ایک سو دس پونڈ سالانہ کے حساب سے نو دس ماہ کا کرایہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے اس کے چار فلیٹ بنا دیئے۔ جن میں سے ہر ایک میں غسلخانہ۔ باورچی خانہ اور دیگر ضروریات لگا دیں۔ جب مرمت مکمل ہو چکی۔ تو خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ وہ مکان ہمارے قبضے میں دے دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر ایک شامی دوست قید تھے۔ انکی رہائی کے لئے کوشش کی گئی۔ اور نا مساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی کامیابی عطا فرمائی۔ جبکہ دوسرے تمام لوگ اور شامی کونسل بھی انکی رہائی کے لئے کوشش میں ناکام ہو چکے تھے۔ یہ خاندان جو مع بچوں کے چھ افراد پر مشتمل ہے احمدی ہو گیا۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی احمدی بننے کی توفیق بخشے اور استقامت عطا فرمائے آمین۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم برادر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جنہیں میرے زمانہ قیام میں کئی دفعہ لنڈن آنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ہر دفعہ میرے لئے ایک مخلص معاون ثابت ہوئے۔ بہت سے امور میں ان سے مشورہ لیتا رہا۔ انہوں نے لیکچروں اور خطبات کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ اور ممبروں کو ضروری اور مفید نصائح سے مستفیض فرماتے رہے۔ فجزاہ اللہ خیرا۔

آخر میں دوبارہ تمام احمدی دوستوں سے نہایت عاجزی و الحاح سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس ننھے سے پودے کی جو اس وقت یورپ میں اسی کے فضل سے لگ رہا ہے۔ خود آبیاری کرے۔ اور اسے تناور درخت بنا دے۔ اور جن دوستوں کے ذمے اب لنڈن مشن کا کام سپرد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکی مدد فرمائے اور انکے ذریعہ جماعت روز بروز بڑھتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے بخیر و عافیت دیار محبوب میں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار جلال الدین شمس ...

انڈونیشیا پر ڈچ قبضہ کی تاریخ

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انڈونیشیا کی اہمیت اور اسکی تحریک آزادی کو تقویت پہنچانے کے لئے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ قارئین تک پہنچ چکا ہے۔ احباب کو ان جزائر کے حالات سے آگاہ کرنے کے لئے ایک مضمون انڈونیشیا کے تمدنی و سیاسی حالات پر مشتمل گذشتہ پرچے میں درج کیا گیا ہے۔ ذیل کا مضمون اس سلسلہ میں ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ تقویت دینے کے لئے دوسرے لوگوں تک بھی ان خیالات کو پہنچائیں۔ (ایڈیٹر)

انڈونیشیا

انڈونیشیا کئی بڑے چھوٹے جزائر کا مجموعہ ہے۔ جو جزائر شرق الہند کا ایک حصہ ہیں۔ ان میں سے سماٹرا۔ جاوا۔ بالی۔ سیلیبس نیو گینیا کا مغربی حصہ۔ اور بورنیو کا جنوبی حصہ۔ مدورا اور بنکا کے جزائر خاص وسعت اور اہمیت رکھتے ہیں۔ ان جزائر کے علاوہ اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے جزائر انڈونیشیا میں شامل ہیں۔ ان کی کل آبادی قریبًا آٹھ کروڑ ہے۔ جن میں سے ۹۰ فی صدی مسلمان ہیں۔ اور باقی عیسائی یا لامذہب ہیں۔ ہندو اور سکھ آبادی صرف وہ ہے۔ جو عارضی طور پر وہاں تجارتی کاروبار کے لئے گئے ہیں۔

اس ملک میں گندم نہیں ہوتی۔ البتہ چاول بہت کثرت سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کافی۔ کالی مرچ۔ چائے۔ ربڑ۔ لونگ۔ دارچینی۔ گنا بھی بہت ہوتا ہے۔ کانوں میں سے سونے کی کانیں بہت کثرت سے ملتی ہیں قلعی بہت زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے جزیرہ بنکا Banghe جو سماٹرا کے مشرق میں واقع ہے۔ بہت مشہور ہے۔ تیل کے چشمے جو سماٹرا کے علاقہ Pelaju میں ہیں۔ دنیا کی نظر میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ جاپان نے جب سنگاپور فتح کر لیا۔ تو اس کے بعد سب سے پہلے اس نے پیراشوٹ کے ذریعہ Pelaju پر قبضہ کیا۔ اور پھر انڈونیشیا کے جنوبی جزائر جاوا وغیرہ کی طرف بڑھا۔

حکومت

ڈچ حکومت سے قبل انڈونیشین خود اپنے ملک پر حکومت کرتے تھے۔ یہ سارا ملک ریاستوں کی صورت میں تھا۔ جن پر مختلف راجے قابض تھے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب سے پہلا ڈچ قافلہ ۲ اپریل ۱۵۹۵ء کو چار جہازوں کے ساتھ

Cornelis de Houtman

کی زیر نگرانی ہالینڈ سے جاوا کو روانہ ہوا۔ اور بڑی مشکل سے ۲۳ جون ۱۵۹۶ء کو Banten پہنچے۔ اور مرچ کی تجارت شروع کی۔ چونکہ وہاں سپین کے تاجر پہلے سے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ اور انہیں وہاں کسی قدر رسوخ حاصل ہو چکا تھا۔ انہوں نے ڈچ کے متعلق انڈونیشین کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اس لئے ملکی حاکم نے ان میں سے بڑے بڑے آٹھ آدمیوں کو کچھ دنوں کے لئے قید بھی کر دیا۔ آخر ڈچ جو ۲۴۸ کی تعداد میں آئے تھے۔ صرف ۸۹ کی تعداد میں ناکام واپس ہوئے۔

۱۶۰۲ء میں ہالینڈ میں ایک تجارتی کمپنی قائم کی گئی جسے Vereenigde Oast Indisch Compagnie کا نام دیا گیا۔ اور اس کا کام انڈونیشیا میں قریبًا ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہندوستان میں۔ اس کمپنی کے جہاز ۱۶۰۲ء میں ہی Van Waarwijck کی قیادت میں انڈونیشیا پہنچ گئے۔ اور سب سے پہلے انہوں نے جزیرہ Amboina پر قبضہ جمایا۔ پھر Banda پر۔ پھر Naira پر۔ اور پھر آہستہ آہستہ دوسرے جزائر پر ہاتھ ڈالنے شروع کئے۔ فتنے پیدا کئے لڑائیاں کیں۔ اور آخر ۱۷۹۹ء میں ان جزائر کی حکومت ڈچ گورنمنٹ کے ہاتھ میں آگئی۔ ۱۸۱۰ء سے لیکر ۱۸۱۶ء تک ڈچ گورنمنٹ کا انڈونیشیا پر تسلط رہا درمیانی عرصہ میں بغاوتیں ہوئیں شور اٹھے مگر اس کا اقتدار برقرار رہا۔

جنگ عظیم

جاپان جو ایشیا پر نظر لگائے بیٹھا تھا۔ انتظار میں تھا کہ کوئی مناسب موقعہ ہاتھ آئے۔ تو ایشیا پر قبضہ جمائے اس نے پھر "ایشیا صرف ایشیائیوں کیلئے" کا اعلان شروع کیا اور جس سے جنگ بھی چھیڑ دی ستمبر ۱۹۳۹ء میں جرمن نے پولینڈ پر حملہ کر کے دوسری جنگ عظیم کا آغاز کر دیا۔ اس کے بعد مئی ۱۹۴۰ء میں اس نے بلجیم ہالینڈ کو شکست دی اور وہاں اپنی حکومت قائم کی

ہالینڈ پر حملہ ہوا تھا کہ گورنمنٹ ہالینڈ کے چھکے چھوٹ گئے۔ ملکہ Wilhelmina بھاگ کر لنڈن چلی گئی۔ اور ڈچ حکومت نے ہتھیار ڈال دئیے۔ گو ہالینڈ میں جنگ تو تین چار دن تک ہی رہی۔ مگر نقصان بہت ہوا۔

اب جبکہ مرکزی حکومت تباہ ہو چکی تھی انڈونیشیا میں حرکت پیدا ہوئی۔ لوگوں نے حالات کے پیش نظر اپنے مطالبات پیش کرنا شروع کر دئیے۔ اور سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ انڈونیشیا کی اپنی پارلیمنٹ ہونی چاہیئے۔ مگر ڈچ حکومت نے انڈونیشین کے مطالبہ کو پورا کیا کرنا تھا اسے بہت حد تک دبانے کی کوشش کی۔ اور دوسری طرف اپنی اندرونی و بیرونی حفاظت کے لئے جدوجہد کرتی رہی۔

جاپان کو یقین تھا کہ ڈچ حکومت کا مرکز تباہ ہو چکا ہے۔ اور انڈونیشیا کے لوگ اس کے خلاف ہیں۔ اور دوسری طرف کوئی اور ایسی حکومت نہیں جو ڈچ حکومت کی حمایت میں اس سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو۔ امریکہ اور انگریز اس وقت یورپ میں جرمنی سے الجھے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ ایک نادر موقع ہے جسے ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے

چنانچہ اس نے ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کو ایشیا میں جنگ چھیڑ دی۔ اور بگولے کی طرح فلپائن کو مشرق میں اور ملایا کو مغرب میں روند ڈالا۔ چند دنوں میں ہی انڈونیشیا کی حدود تک پہنچ گیا۔ وسط فروری ۱۹۴۲ء میں سنگاپور کا اس کے ہاتھ آنا تھا کہ انڈونیشیا کی ڈچ حکومت پر پوری پوری مایوسی چھا گئی۔ اس لئے سوائے جاوا کے دوسرے کسی علاقہ میں کوئی ایسی قابل ذکر جنگ نہیں ہوئی۔ اور مارچ ۱۹۴۲ء کے اندر اندر ہی حکومت پورے طور پر جاپان کے ہاتھ میں چلی گئی۔

جاپانی حکومت

جاپانی جب تک انڈونیشیا میں نہیں پہنچے تھے متواتر پراپیگنڈا کرتے رہے کہ ہم نے یہ جنگ ایشیائی لوگوں کو مغربی اقوام کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے چھیڑی ہے۔ اور انڈونیشیا کو کئی بار خاص طور پر خطاب کرتے رہے کہ تمہاری آزادی کے لئے یہ ایک سنہری موقع ہے ڈچ حکومت کو کمزور کرنے کی کوشش کرو اور ہمیں مدد دو۔ انڈونیشیا کے لوگ جو صدیوں غلام رہ کر غلامی سے تنگ آ چکے تھے جاپانی پراپیگنڈا سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے حتی المقدور مدد دینے کا وعدہ کیا۔ اور پھر وعدہ کا ایفا بھی کیا۔

جب جاپانی افواج انڈونیشیا پہنچیں۔ لوگوں نے خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا۔ ہر طرف سے Banzaie (بڑھتے جاؤ) کی آوازیں سنائی دیتیں۔ اور بڑے بڑے جلسوں میں جاپانی افسروں نے بھی Harocalah علی الاعلان کہا orang Indonesia mengatoer negerinja sendiri یعنے چاہیئے کہ انڈونیشین اپنے ملک کا انتظام اور اس کی حفاظت آپ کریں۔ یہ فقرہ جس قدر خوشی کی لہر پیدا کرتا اس کا اندازہ صرف سامعین ہی کر سکتے تھے۔ مگر ہوا کیا۔ ہوا یہ کہ چند دنوں کے اندر اندر ہی جاپان کی استبدادیت کا مظاہرہ شروع ہو گیا۔ ظلم کی ابتدا ہوئی پبلک میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ اور بغاوت کے آثار پیدا ہو گئے۔ مگر جوں جوں جاپانی افواج انگریزوں اور امریکہ سے دبتی جا رہی تھیں۔ وہ انڈونیشین لوگوں پر دن بدن زیادہ ظلم کرتا جا رہا تھا۔ عورتوں کی بے عزتی کرنا۔ افسران انڈونیشین سے بدسلوکی کرنا۔ لوگوں کے مال پر معمولی معمولی بہانوں سے قبضہ کر لینا چھوٹی چھوٹی باتوں پر جان کا ضائع کرنا اور بھاری بھاری ٹیکس لگا کر لوگوں پر ظلم کرنا۔ رعیت سے مفت مزدوری کا کام لینا۔ مسجدوں میں فوجیوں کا رکھنا اور سؤر ذبح کرنا وغیرہ ایسی باتیں نہ تھیں جو آسانی سے گوارا کی جا سکتیں۔ اب انڈونیشین لوگ کہنے لگے کہ معلوم نہیں کہ

اسلام کے دین فطرت ہونے پر آریہ سماج کی شہادت

مخلوط تعلیم کے تلخ تجربات اور آریوں کا واویلا

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

قرآن مجید وہ پہلا آسمانی صحیفہ ہے جس نے باقاعدہ مکمل قانون کی صورت میں عورتوں کے لئے پردہ کے احکام جاری فرمائے غیر مسلم معاند بالعموم اسلامی پردہ پر معترض ہوتے رہے ہیں آریہ سماج نے بھی اس اعتراض میں خاص حصہ لیا۔ بانی آریہ سماج جناب دیانند جی بے پردہ پر معترض ہونے باوجود آریوں کو نصیحت کی تھی کہ تعلیم گاہوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم نہ ہونی چاہیئے۔ انہوں نے لکھا کہ:-

”تعلیم گاہ کسی تنہا جگہ پر ہونی چاہیئے۔ لڑکے لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں جو استاد اور استانیوں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے“

(ستیارتھ پرکاش باب ۳ صفحہ ۱۸)

آریہ سماج نے مغربی رو میں بہہ جانے کے باعث بانی آریہ سماج کے اس حکم کی بھی نافرمانی کی۔ انہوں نے لڑکے لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی۔ اور اس پر فخر کرنے لگے۔ مزید برآں وہ اسلام کی تعلیم پر تمسخر کرتے رہے۔ اور اسے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں روک بتانے لگے۔ مگر فطرت کی مخالفت اچھا پھل پیدا نہیں کر سکتی۔ اور دین حق کے اصول سے انحراف کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا چنانچہ اب آریہ سماج کو بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ راستہ کتنا مہلک اور خطرناک ہے ”آریہ گزٹ“ لاہور نے حال ہی میں اپنی قوم کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے طریق کو فی الفور بند کر دیا جائے۔ ورنہ نہایت خطرناک نتائج نکل رہے ہیں۔ ”آریہ گزٹ“ نے ”یہ سکول ہیں یا اچار ان اخلاق“ بگاڑنے کے اڈے؟“ کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ:-

”نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھے پڑھانے والے سکول کالج بند کر دئیے جائیں۔ لڑکے الگ سکولوں میں پڑھیں اور لڑکیاں الگ سکولوں میں۔ لڑکیوں کی پاٹھشالاؤں کی بعض استانیاں بھی غضب ڈھاتی ہیں۔ بعض استانیاں تو بڑے بڑے پاپ کما رہی ہیں۔ انہوں نے کئی بھولی بھالی لڑکیوں کے جیون نشٹ کر دئیے ہیں۔ سمے آگیا ہے کہ ماتا پتا لڑکی کو چھٹی ساتویں جماعت میں یہ بتانا شروع کر دیں، کہ سیدھی سکول جاؤ اور وہاں سے سیدھی گھر واپس آؤ۔ نہ کسی ڈرامے میں جانے کی اجازت ہے اور نہ کسی پکنک میں۔ سہ شکھشا (کو ایجوکیشن) کے سکول کالج تو بالکل ہی بند ہو جانے چاہئیں۔ کوئی جوان لڑکی کو ایجوکیشن والے سکول کالج میں نہ بھیجی جائے“

(آریہ گزٹ ۲۵ اگست ۱۹۴۶ء)

آگے چل کر اسی سلسلہ میں پھر لکھا ہے کہ ”جوان لڑکے لڑکیوں کو ایک ساتھ اکٹھے پڑھنے کا موقعہ دینا اپنے سر پر ایک بھاری ذمہ واری مول لینا ہے۔ ہندوستان میں سہ شکھشا (مخلوط تعلیم) کا موجودہ سلسلہ ساماجک جیون کو نشٹ کر دے گا“ (ایضاً)

اس تحریک سے ظاہر ہے کہ آریہ سماج نے بے پردگی اور مخلوط تعلیم کے سخت نقصانات برداشت کرنے کے بعد اب اسلامی تعلیم کے مطابق فطرت ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔ بے پردگی اور مرد و عورت کا بے حجابانہ ملنا جلنا برے نتائج پیدا کرتا ہے۔ آریہ سماج نے اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے کا کافی خمیازہ بھگت لیا ہے مسلمانوں کو ان قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ اس نے اسلام ایسا کامل اور مطابق فطرت دین ان کو

۳ ڈچ حکومت کی تین صدیوں کا ظلم زیادہ ہے یا جاپانی حکومت کا تین چار سال کا ظلم۔ آخر خدا نے اپنی مخلوق کی آزادی کو سنا۔ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء کو اس ظالم و وحشی گورنمنٹ کا تختہ الٹ دیا۔ (باقی)

دنیائے اسلام کے عید منانے کے دلچسپ طریقے

عید کا تہوار مختلف ملکوں میں مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے۔

ترکی چونکہ صدیوں تک عیسائی طاقتوں کے مقابل صف آرا رہا۔ اس لئے اس نے عید الفطر کے دن اپنے حربوں کی نمائش ضروری سمجھی۔ اور اس تقریب پر ترکی کا ہر مسلمان باخند صلاح بند ہونے کی بھی کوشش کرتا ہے ایک رسم سی پڑ گئی ہے۔ کہ ہر گھر عید کے دن باقاعدہ اپنے حربوں و اسلحوں کی نمائش کرے۔ اور جو لوگ صاحب خانہ سے ملنے آئیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اسلحوں کا معائنہ کریں اور مناسب لفظوں میں اپنی خوشنودی کا اظہار کریں۔ ترکی کے جدید انقلاب کے باوجود یہ رسم ختم نہیں ہوئی۔

قفقاز کا حسن دنیا میں شہرت رکھتا ہے اور شاید یہ جمالیاتی کا ذوق کا نتیجہ ہے کہ قفقازی مسلمان عید کے دن بعض فقرے اور بعض اشعار ضرور یاد کر لیتے ہیں۔ مسلمانوں کی تواضع عیک سلیک کے بعد ان فقروں اور شعروں سے کرتا ہے عموماً یہ فرض خانہ ان کا سب سے بڑا نوجوان لڑکا انجام دیتا ہے

ایران کی عید یوں منائی جاتی ہے۔ کہ بڑے بوڑھے تو آپس میں ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن نوجوان جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہوتی ہیں سبز گھوڑوں پہ باہر باغوں میں نکل جاتے ہیں ہر خاندان کی الگ الگ ٹولیاں بن جاتی ہیں ایک خاندان دوسرے خاندان کو مدعو کرتا ہے اور کوئی خبر اسے ضرور سناتا ہے۔ یہ جشن کبھی کبھی دو دو دن تک منایا جاتا ہے

عید کے دن چین کے مسلمان معانقہ التزاماً کرتے ہیں۔ یعنی مرد مرد سے معانقہ کرتا ہے۔ عورتیں عورتوں سے معانقہ کرتی ہیں۔ چین میں عیدی دعوتیں بہت مشہور ہیں۔ اور ان عیدی دعوتوں میں چینی مسلمان اپنے پڑوسیوں کو لازماً مدعو کرتے ہیں [illegible]

(ھو الشافی)

درد دندان کی انمول دوا دانتوں کے درد کے لئے اکسیر

رونا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں۔ اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت ۸ روپیہ ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے ۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ ۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح و مہدی کو اعلانیہ طور پر مانیں۔ (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب:۔ منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت تبلیغ کیلئے ایک روپیہ کے آنہ محصول ڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپ کے کلیمز کا جلد تصفیہ کرنے میں امداد دیں۔

یہ آپ ایسی صورت میں کر سکتے ہیں۔ جب کہ:۔

۱۔ آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سُرخی دیویں۔ کہ آیا کلیم ایسی کمی یا کا ہے یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے کا اور ہمیشہ مختصر واقفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی و رسید کی نمبر بلٹی یا رسید یا پارسل نمبر ٹکٹ جب کہ ٹکٹ کے ساتھ مال بک کرایا گیا ہو۔ اور بکنگ کی تاریخ لکھدیں:۔

۲۔ اپنے کلیم کی اصلی مالیت اور کلیم کی رقم لکھدیں۔

۳۔ اگر آپکے پاس کوئی کاغذات اپنے کلیم کو تقویت دینے کیلئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیجدیں!

۴۔ اسکے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل سے کریں سوا ان معاملات کے جو کراچی اور کوئٹہ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو لکھنے چاہئیں

اپنی امداد کیلئے ہماری مدد کیجئے!

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مال و اسباب بذریعہ ریل

بذریعہ پیکنگ اور بھی مارکنگ یعنی غلط پتہ کے ذریعہ نقصان کا احتمال ہے برائے مہربانی مضبوط تھیلے یا کیس یا مضبوط صندوق وغیرہ جو کہ ریل کی باربرداری کا مقابلہ کر سکیں۔ استعمال کریں۔

کیس یا پیکج پر پتہ مکمل اور صاف ہونا چاہیئے۔ جس پر نام اور جس اسٹیشن پر جانا ہو موٹے لفظوں میں خاص کر انگریزی میں ہونے چاہئیں یعنی جس کا نام پتہ اور جس اسٹیشن پر مال جانا ہو اور جسکے نام جانا ہو۔ دھاگہ اور فیتے سے مضبوطی کے ساتھ اس پیکٹ پر جس پر کہ اچھی طرح لکھا نہ جا سکے ٹانک دیا جائے۔ ہر پیکج کے اندر بھی ایک لیبل ہونا چاہیئے جس پر کہ نام پتہ پہنچنے والے اسٹیشن کا نام ہونا چاہیئے تمام پرانے نشان اور لیبل پیکج پر سے مٹا دیئے جائیں تاکہ پتہ غلط نہ پڑھا جائے۔ پرانے لیبل کے ذریعہ غلط روانگی ہو جاتی ہے۔ جس سے کہ چیز کی ڈلیوری میں دیر ہو جاتی ہے

این۔ ڈبلیو۔ آر کی مدد کریں تاکہ وہ آپ کی مدد کر سکے

[illegible] چاہیے پڑوسی شیبانی ہو یا یہودہ یا کنفوشس کا ماننے والا۔ ان عیدی دعوتوں میں خاندان کے سر اس دوست کیلئے کھانا تیار کرتا ہے جو ان دنوں میں ہو اور اس کا حصہ اس شخص کو کھلایا [illegible]

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

ہمدرد نسواں دائی اکی گولیاں (دواخانہ خدمت قادیان سے طلب فرمائیں۔ جس میں مشک درجہ اول۔ ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں قیمت مکمل کورس عہ ۲ اور فی تولہ ۸/ ۔

ایک نیک مشورہ

جب بھی آپ کو بجلی کی وائرنگ پنکھوں موٹروں اور ٹیوب ویل کی مرمت یا بجلی کا کسی اور نوعیت کا کام درپیش ہو آپ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ کے ماہرین فن کاریگروں کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس میں ہماری نسبت آپ کا اپنا فائدہ زیادہ ہے۔ مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ (

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال واسباب کے غلط جگہ بھیجے جانے یا اُن کے نقصان ہو جانے کو روکنے میں اس کی امداد نہیں کرینگے۔ آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کر کے اسکی امداد کر سکتے ہیں۔

(۱) ہر ایک پارسل جو بک کرانے کے لئے بھیجا جائے۔ اس پر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو۔ اور جس سٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اسکا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔

(۲) وہ پارسل جن پر پختہ مار کے نہ ہوں مثلاً کھالوں اور چمڑے کے بنڈل تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھات یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں جن پر پانیوالے کا نام اور پتہ اور جس سٹیشن پہ بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام درج ہو۔

(۳) تمام پرانے مار کے اور لیبل کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں اپنی امداد کرنے کیلئے آپ ہماری مدد کریں

اطلاع

نصرت انڈسٹریز

احباب نصرت انڈسٹریز کو فرنیچر و عمارتی سامان کے متعلق آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔ مال انشاء اللہ العزیز حسب خواہش عمدہ اور پائیدار ملے گا۔

مینیجر نصرت انڈسٹریز ریلوے روڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۸ اگست۔ کانگرس کی انتہائی کوشش یہ ہے کہ ۲ ستمبر سے عارضی حکومت اپنا کام شروع کر دے معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج جسٹس اسمٰعیل لاہور کے پروفیسر عبد المجید۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے رکن مسٹر فخر الدین میں سے دو کو عارضی حکومت میں خالی مسلم نشستوں پر فائز کیا جائے گا۔

بمبئی ۲۹ اگست۔ مسٹر محمد علی جناح نے عید الفطر کی تقریب پر اسلامیان ہند کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے جس میں انہوں نے اسلامی ہند کی سیاست کے اس نازک مرحلہ پر ہر قسم کی آزمائشوں پر پورا اترنے کے لئے مسلمانوں سے منظم اور متحد ہو جانے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وائسرائے اور برطانوی حکومت نے کانگرس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور اب ان کی طرف سے یہی اعلان جاری ہونا باقی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی فرمانروائی سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اور برِ اعظم ہندوستان کی حکومت اونچی ذات کے ہندوؤں کی فاشسٹ کانگرس کے سپرد کرتے ہیں ہم اس وقت زندگی کے نہایت ہی تلخ حقائق سے دوچار ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ منظم ہو جائیں۔ اپنی تمام سرگرمیوں اور طاقتوں کو ایک مضبوط اور منظم قوم کی طرح مجتمع کر کے ہر قسم کی آزمائشوں پر پورا اترنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آزادی کی منزل تک پہنچنا آسان نہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنا ہوں گی۔ ہر قسم کی قربانیوں کا خیر مقدم کرنا ہوگا۔ اور راستہ کی تمام روکاوٹوں کو دور کرنا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ آج کی مبارک تقریب پر ہر مسلمان مرد عورت اور بچہ یہ تہیہ کرے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ۔ تعلیمی۔ سماجی اقتصادی اور سیاسی میں منظم سپاہیوں کی طرح کام کرے گا۔ اور اس طرح وہ اس برِ اعظم میں دس کروڑ مسلمانوں کے لئے ایسی باعزت جگہ پیدا کر لیں گے جو اپنے شاندار ماضی اور تاریخی روایات کے شایانِ شان ہوں۔

ہمارے لئے اب فضاء نہایت تاریک ہو چکی ہے۔ برطانوی حکومت اور وائسرائے بنگال کی کارفرمائیاں اسرار کے پردوں میں ملفوف ہو چکی ہیں۔ ہمیں رسوا کیا جا رہا ہے ہمارے بارے میں غلط بیانیاں ہو رہی ہیں اور ہمیں ہر طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ وائسرائے اس سلسلہ میں اندھا دھند ایسے انداز میں قدم بڑھائے جا رہے ہیں۔ جو نہایت ہی ناعاقبت اندیشانہ اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ ہمارے سامنے ایک بھیانک جدوجہد کا میدان ہے اور ہمیں نہایت بہادری اور شجاعت سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ لیکن ہمیں نہایت منظم طور پر ڈسپلن کے ماتحت اس جدوجہد میں حصہ لینا ہوگا

کلکتہ ۲۸ اگست۔ حکومت بنگال کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت بنگال فسادات کلکتہ کے دوران میں نقصانات کا ہرجانہ دینے کے سوال پر ضرور غور کرے گی معلوم ہوا ہے کہ پولیس کلکتہ سے سات لاکھ روپے لوٹ کا سامان برآمد کر چکی ہے۔

احمد آباد ۲۸ اگست۔ ضلع کیرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کیرہ کے قریب ایک گاؤں میں تقریباً ۲ دو سو مسلح اونچی ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں کی جھونپڑیوں پر حملہ کر دیا۔ ایک بوڑھی اچھوت عورت کو درخت سے باندھ کر اسے زندہ جلا دیا۔ اور ایک عورت کو اسی طرح نہایت ہی بے رحمانہ طریقہ سے قتل کر دیا گیا۔

بمبئی ۲۸ اگست۔ ملک فیروز خاں نون نے ایک انٹرویو میں رائے ظاہر کی کہ موجودہ دستور ساز اسمبلی زیادہ سے زیادہ مردہ نہرو رپورٹ کو دوبارہ زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی کی نوے فیصدی مسلم نشستوں پر قابض ہوئی ہے اب جب مسلم لیگ دستور ساز اسمبلی کے ڈرامہ سے علیحدہ ہو چکی ہے تو مسلمان اینگلو ہندو امپیریلزم کے جبر بر داروں کے مرتب کردہ آئین کے پابند نہیں ہوں گے۔

بیت المقدس ۲۸ اگست۔ کل ایک عرب سیاست دان نے یہ امید ظاہر کی کہ فلسطین کی بد امنی کا ایک نتیجہ یہ بھی مرتب ہو سکتا ہے کہ تمام عالم عرب کی ایک یونین قائم ہو جائے گی۔ اور آٹھ عرب اقوام ایک کانفیڈریشن قائم کریں گی

دہلی ۳۰ اگست آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کا اجلاس ۸ ستمبر کو یہاں ہوگا۔ صوبائی لیگوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کمیٹی کو دہلی ۸ ستمبر کو ملیں۔

دہلی ۳۰ اگست آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے۔ کمیٹی نے کلکتہ کے فسادات کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے پنڈت نہرو کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ عارضی حکومت میں وزارتوں کی تقسیم جس طرح چاہیں وائسرائے کے ساتھ مشورہ سے کر دیں۔ اس سیشن میں کمیٹی کا یہ آخری اجلاس ہے

پیرس ۳۰ اگست آٹھ حکومتوں نے سیکیورٹی کونسل میں جو درخواستیں دے رکھی تھیں ان میں سے صرف سویڈن آئس لینڈ اور افغانستان کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ آئرلینڈ۔ مشرقی اردن اور پرتگال کی درخواستیں اس وجہ سے مسترد ہو گئیں۔ کہ روس ان کی حمایت کے لئے تیار نہ تھا روسی نمائندہ نے کہا کہ ان ممالک کے ساتھ روس کے ڈپلومیٹک تعلقات نہیں ہیں منگولیا کی درخواست اس لئے منظور نہ ہو سکی کہ وہ شاید اس کونسل میں اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوگا آسٹریلیا کے نمائندہ نے کسی درخواست کے بارہ میں رائے نہیں دی۔ روسی نمائندہ نے کہا کہ کونسل تمام ممبر ممالک سے یہ بات معلوم کرے کہ بیرونی ممالک میں ان کی کتنی کتنی فوجیں موجود ہیں۔

لنڈن ۳۰ اگست ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک آج بذریعہ طیارہ ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

دہلی ۲۹ اگست۔ اچھوت فیڈریشن نے بھی یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ وزارتی مشن کی بے انصافی کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کرے گی۔